Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 04, **Issue** 02, April - June 2025, **PP**: 158-167
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

تخریج حدیث کی ضرورت واہمیت اور بنیادی مناہج تخریج کا توضیحی مطالعہ

The Necessity and Significance of Takhrīj al-Ḥadīth and Its Fundamental Methodologies: An Explanatory Study

1. Zeeshan Abid zeeshanabid962@gmail.com	*MPhil Scholar,* *Department of Islamic Studies,* *Hamdard University Karachi.*
2. Dr. Muhammad Shamim Akhter m.shamim@hamdard.edu.pk	*Assistant Professor,* *Department of Islamic Studies,* *Hamdard University Karachi.*
3. Rashid Ali noorgujjarnns@gmail.com	*MPhil Scholar,* *Department of Islamic Studies,* *Hamdard University Karachi.*

How to Cite: Zeeshan Abid, Dr. Muhammad Shamim Akhter and Rashid Ali. 2025: "The Necessity and Significance of Takhrīj al-Ḥadīth and Its Fundamental Methodologies: An Explanatory Study". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 4 (02): 158-167.

Article History:

Received:	Accepted:	Published:
19-05-2025	28-06-2025	30-06-2025

Copyright: **©The Authors**

Licensing: This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

DRJI, Advanced Sciences Index, Advanced Science Index, CiteFactor, Asian Research Index, SCI, Google Scholar, اردو جرائد اشاریہ, تحقیقات تحقیقاتی اشاریہ, ADL Asian Digital Library, EuroPub

Publisher

HIRA INSTITUTE of Social Sciences Research & Development

تخریجِ حدیث کی ضرورت واہمیت اور بنیادی مناہجِ تخریج کا توضیحی مطالعہ

The Necessity and Significance of Takhrīj al-Ḥadīth and Its Fundamental Methodologies: An Explanatory Study

1. **Zeeshan Abid**
   MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Hamdard University Karachi.
   zeeshanabid962@gmail.com

2. **Dr. Muhammad Shamim Akhter**
   Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Hamdard University Karachi.
   m.shamim@hamdard.edu.pk

3. **Rashid Ali**
   MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Hamdard University Karachi.
   noorgujjarnns@gmail.com

Abstract

The science of *Takhrīj al-Ḥadīth* represents a fundamental and indispensable discipline in Islamic scholarship and research. Its core objective is to trace, identify, and document the original sources of every transmitted narration, statement, or report, and to issue a scholarly judgment based on the authenticity (*ṣiḥḥah*), weakness (*ḍaʿf*), or fabrication (*waḍʿ*) of the *ḥadīth* or statement under investigation. Through this methodology, scholars and researchers are able to evaluate the reliability of the *isnād* (chain of transmission) and the credibility of the narrators, thereby establishing a sound intellectual foundation for resolving legal, theological, and ethical questions. The significance of *Takhrīj* extends beyond mere source-tracing; it serves as a vital tool for preserving the integrity of the Islamic intellectual tradition and ensuring the accuracy of contemporary research. A proper understanding of its principles equips students and researchers with the methodological rigor required to produce reliable academic outcomes. Conversely, ignorance of this science often leads to inaccuracies, weak argumentation, and an unsound scholarly mindset. In light of its necessity and scholarly value, this article seeks to highlight the importance of *Takhrīj al-Ḥadīth* and to provide an explanatory study of its fundamental methodologies (*manāhij al-takhrīj*), emphasizing its role in the advancement of Islamic studies and the cultivation of critical academic inquiry.

Keywords: *Takhrīj al-Ḥadīth, Narration, Methodology, Isnād, Ḥadīth Sciences.*

تعارف

علم تخریج تحقیق کے میدان میں ایک نہایت اہم اور بنیادی شعبہ ہے جس کا مقصد ہر پیش کی جانے والی دلیل، قول، روایت و معلومات وغیرہ کا اصل ماخذ بیان کرنا اور اس کی ماخذ کی تحقیقی و توثیقی حیثیت کے مطابق حکم بیان کرنا ہے۔ تخریج کے ذریعے محققین اور علماء کسی حدیث یا قول کی صحت، ضعف، یا موضوعیت کا جائزہ لیتے ہیں تا کہ اس کی سچائی اور اس کے مآخذ کا تعین کیا جا سکے۔ علم تخریج نے اہل علم کو ایک مضبوط علمی اساس فراہم کی ہے، جس سے کسی بھی دینی مسئلے کی تحقیق اور اس کے حل میں مدد ملتی ہے۔ علم تخریج کی اہمیت وضرورت کے پیش نظر اس کا سیکھنا اور اس کے اصول وضوابط کو بروئے کار لانا طلبہ تحقیق کے لیے بہت ضروری ہے کیونکہ علمِ تخریج سے ناواقفیت تحقیق میں درست نتائج اور مثبت علمی مزاج کی ترویج کی راہ میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ علم تخریج کی اسی ضرورت واہمیت کے پیش نظر یہ مقالہ تحریر کیا گیا ہے۔

علمِ تخریج کی مختصر تاریخ

تخریج باب تفعیل کا مصدر ہے جس کے لفظی معنیٰ "نکالنا" کے ہیں۔ اس کا اطلاق "استنباط، توجیہ، اظہار" اور دیگر کئی معانی پر بھی ہوتا ہے۔ جبکہ اصطلاح میں "حدیث جس کتاب میں سند کے ساتھ روایت کی گئی ہے اس کا حوالہ دینا" تخریج کہلاتا ہے۔[1] علمِ تخریج کی تاریخ کو مختصراً تین نکات کے تحت سمجھا جاسکتا ہے:

- علمِ تخریج کا وجود۔
- علمِ تخریج پر لکھی گئی پہلی کتاب۔
- علمِ تخریج پر دستیاب قدیم ترین کتاب۔

علمِ تخریج کا وجود

علمِ تخریج ایک قدیم علم ہے۔ کثیر محدثین کرام نے تخریج کا کام کیا ہے۔ ذیل میں چند کتب کے نام پیش کیے جاتے ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ علمِ تخریج کا باقاعدہ وجود چھٹی صدی ہجری سے بھی قبل کا ہے:

- تخريج أحاديث المهذب لأبي أسحاق الشيرازي،تصنيف: محمد بن موسى الحازمي (متوفى: 584)
- تخريج أحاديث المختصرالكبيرلابن الحاجب،تصنيف:محمدبن أحمدعبدالهادي المقدسي (متوفى:744)
- نصب الراية لأحاديث الهداية للمرغيناني، تصنيف: عبد الله بن يوسف الزيلعي (متوفى:762)
- تخريج أحاديث الكشاف للزمخشري، تصنيف: عبد الله بن يوسف الزيلعي (متوفى:762)
- البدر المنير في تخريج الأحاديث والآثار الواقعة في الشرح الكبير للرافعي، تصنيف:عمربن علي بن الملقن (متوفى:804)
- المغني عن حمل الأسفار في تخريج ما في الأحياء من الأخبار، تصنيف:عبد الرحيم بن الحسين العراقي (متوفى:806)
- تخريج الأحاديث التي يشير إليها الترمذي في كل باب، تصنيف:عبد الرحيم بن الحسين العراقي (متوفى: 806)
- التلخيص الحبيرفي تخريج أحاديث شرح الوجيزالكبير،للرافعي:تصنيف: أحمدبن علي بن حجر العسقلاني (متوفى:852)
- الدراية في تخريج أحاديث الهداية، تصنيف :أحمد بن علي بن حجر العسقلاني (متوفى:852)
- تحفة الراوي في تخريج أحاديث البيضاوي، تصنيف:عبد الرؤوف بن علي المُناوي (متوفى:1031)-[2]

علمِ تخریج پر لکھی گئی پہلی کتاب

علمِ تخریج اگرچہ صدیوں سے موجود ہے لیکن اس علم کے تعارف وتفصیلات پر باقاعدہ کتاب کے حوالے سے شیخ احمد بن محمد بن صدیق الغماری (متوفیٰ:1380ھ) کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے علمِ تخریج پر سب سے پہلی کتاب رقم فرمائی جبکہ الدکتور محمود الطحان (متوفیٰ:1444ھ) نے بھی اپنی کتاب "اصول التخریج ودراسۃ الاسانید" کے علمِ تخریج کی اولین کتاب ہونے کا ذکر کیا ہے۔ لیکن اگر ان دونوں سے پہلے کوئی اور کتاب نہیں ہے تو علمِ تخریج پر سب سے پہلی کتاب علامہ احمد رضا خان حنفی کی "الروض البہیج فی آداب التخریج" ہے۔ مولوی رحمٰن علی خلیفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "تذکرۂ علمائے ہند" میں جب امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی اس کتاب کا ذکر کیا تو ان الفاظ سے کیا "اگر پیش ازیں کتابے دریں فن نافتہ شود پس مصنف را موجد تصنیف ہذا می تواں گفت" یعنی اگر اس سے پہلے اس فن میں کسی نے کتاب نہ لکھی ہو تو مصنف کو اس فن کا موجد کہا جاسکتا ہے۔[3] چنانچہ اب تک کی معلومات وحقائق سے یہی واضح

ہوتا ہے کہ علم تخریج پر لکھی گئی سب سے قدیم کتب "الروض البہیج فی آداب التخریج" ہی ہے۔ لیکن یہ کتاب تاحال مفقود ہے۔

علمِ تخریج پر دستیاب قدیم ترین کتاب

تاریخ علمِ تخریج کی توضیح کا تیسرا پہلو "علمِ تخریج پر دستیاب قدیم ترین کتاب" ہے۔ سابقہ سطور میں بیان ہو چکا کہ علم تخریج پر لکھے جانے کے اعتبار سے تو پہلی کتاب "الروض البہیج مصنفہ امام احمد رضا خان حنفی علیہ الرحمۃ" ہے لیکن وہ کتاب دستیاب نہیں لہذا دستیاب کتب میں قدیم ترین کتاب شیخ احمد بن محمد بن صدیق الغماری (متوفیٰ:1380ھ) کی "حصول التفریج باصول التخریج" ہے۔ الدکتور محمود الطحان کو شیخ غماری کی کتاب کا علم نہ تھا اس لیے انہوں نے اپنی کتاب کے اولین ہونے کا قول کیا جبکہ حقیقت یہی ہے کہ دستیاب کتب میں اولین کتاب شیخ احمد الغماری ہی کی ہے۔

بہر حال علم تخریج کا وجود تو چھٹی صدی ہجری سے بھی پہلے کا ہے اور علم تخریج پر پہلی کتاب مولانا امام احمد رضا خان نے لکھی جو کہ مفقود ہے اور دستیاب کتب میں قدیم ترین کتاب "حصول التفریج" ہے۔

تخریج میں مصادر و مراجع کی رعایت

تحقیق کا اصول ہے کہ تخریج کے دوران حوالہ ہمیشہ مصادرِ اصلیہ سے دیا جاتا ہے البتہ کبھی مصادرِ اصلیہ کے مفقود ہونے یا دیگر عوارض کے باعث صرف نشاندہی کے طور پر مصادرِ فرعیہ کا حوالہ بھی دیا جاتا ہے۔ مصادرِ اصلیہ ان کتب کو کہا جاتا ہے جن میں مصنف احادیث اپنی سند سے جمع کرتا ہے جیسا کہ صحاح ستہ اور دیگر کتب حدیث جن میں مصنفین کی اپنی اسناد کے ساتھ احادیث مبارکہ جمع ہیں۔ جبکہ مصادر فرعیہ اس کے برعکس ہوتے ہیں۔ وہ کتب جن میں مصنف دیگر کتب سے مختلف موضوعات پر مبنی یا مختلف ترتیب سے احادیث جمع کرتا ہے جیسا امام سیوطی کی جمع الجوامع، خطیب تبریزی کی مشکاۃ المصابیح اور الاربعین للنووی وغیرہ۔[4]

تخریج حدیث

فَنّ تخریج بہت وسیع موضوع ہے۔ فَنّ تخریج کی فقہ، حدیث، سیرت، تاریخ، ادب الغرض کثیر موضوعات کی جانب نسبت کر سکتے ہیں۔ جبکہ فن تخریج حدیث اگرچہ "فن تخریج" کا ایک حصہ ہے لیکن چونکہ قرآن کریم کے بعد اسلامی تعلیمات کا منبع و محور حدیث مبارکہ ہے، اس لیے "فَنّ تخریج حدیث" بھی مستقل فن کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ فقہ ہو یا تصوف، سیرت ہو یا اخلاق و آداب سبھی موضوعات کی بنیاد قرآن کے ساتھ ساتھ حدیث پر ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ فن تخریج پر لکھی گئی کتب میں اکثر احادیث کی تلاش و تخریج ہی کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔ عصر جدید میں جدید ٹیکنالوجی سے احادیث کی تخریج بہت آسان ہو گئی ہے لیکن اس کے باوجود طلبہ تحقیق کو صرف سافٹ ویئرز ہی پر تکیہ کرنا درست نہیں۔ ایک محقق کے لیے بہت ضروری ہے کہ وہ اصل کتب سے بھی گہری وابستگی رکھتا ہو۔ اس سلسلے میں تخریجِ حدیث کے مختلف طرق رائج ہیں جن کو بروئے کار لاتے ہوئے کسی بھی حدیث کی تخریج کی جاسکتی ہے۔ آئندہ سطور میں ان طرق کی نشان دہی کی جاتی ہے۔

طرقِ تخریج حدیث

علما و محققین نے حدیث کی تخریج کے طریقے اپنے اپنے تجربات کی روشنی میں مختلف بیان فرمائے ہیں:

1. راوی حدیث کے نام کے ذریعے تخریج۔
2. متن حدیث کے پہلے لفظ کے ذریعے تخریج

3. متن حدیث کے کسی ممتاز یا غریب لفظ کے ذریعے تخریج
4. حدیث کے موضوع و مفہوم کے ذریعے تخریج۔[5]

اوّل: راوی حدیث کے نام کے ذریعے تخریج

جس حدیث پاک کی تخریج کی حاجت ہے اگر اس کے راوی کا نام معلوم ہے تو اس صورت میں تخریج کا یہ پہلا طریقہ معاون ہو گا۔ تخریج حدیث کے لیے دو طرح کے راوی دیکھے جاتے ہیں:

- سند کا آخری راوی جو صحابی یا تابعی ہوں گے۔
- راوی ادنیٰ یعنی سند بیان کرنے والے محدث کا شیخِ اول۔

اس طریقہ تخریج میں وہ کتبِ حدیث کام آتی ہیں جو راویوں کے نام کے اعتبار سے مرتب کی گئی ہیں ان کتب کو مسند اور معجم کہا جاتا ہے، مصادرِ اصلیہ میں سے جو مسانید اور معاجم اس طریقہ تخریج میں معاون ہیں وہ درج ذیل ہیں:

- مسند الحميدي لأبي بكر عبد الله بن الزبير القرشي الحميدي 219ھ
- مسند الامام احمد بن حنبل (241ھ)
- مسند ابي داؤد الطيالسي لسليمان بن داود بن جارود (204ھ)
- مسند عبد بن حميد (249 ھ).
- مسند أبي يعلى لأحمد بن علي بن المثني الموصلي (307 ھ).
- مسند البزار لأبى بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار البصري (292 ھ)
- المعجم الكبير لسليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى: 360ھ)
- معجم الصحابة لابي القاسم عبد الله بن محمد بن عبد العزيز البغوي 317ھ (هو غير البغوي المعروف صاحب شرح السنة)
- معجم الصحابة للامام الحافظ ابي الحسين عبدالباقي بن قانع البغدادي (351ھ)

مندرجہ بالا تمام مسانید اور معاجم میں راوی اعلیٰ کے نام کے ذریعے حدیث تلاش کر سکتے ہیں جبکہ درج ذیل معاجم میں راوی ادنیٰ کے نام کے ذریعے حدیث تلاش کر سکتے ہیں:

- المعجم الاوسط و المعجم الصغير لسليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى: 360ھ)
- المعجم لابي يعلى الموصلي لأبى يعلى أحمد بن علي بن المثُنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي (المتوفى: 307ھ)
- المعجم لابن المقرئ لأبى بكر محمد بن إبراهيم بن علي بن عاصم بن زاذان الأصبهاني الخازن، المشهور بابن المقرئ (المتوفى: 381ھ)

اسی طرح مصادرِ فرعیہ میں سے بھی بعض کتب ایسی ہیں کہ جو راوی کے نام کے ذریعے حدیث کی تخریج میں معاون ہیں، ان میں معروف ترین کتاب امام یوسف بن عبد الرحمٰن المزی (متوفیٰ:742ھ) کی "تحفۃ الاشراف" ہے۔ اس میں 11 کتب کی 19626 احادیث راویوں کے ناموں کی ترتیب پر جمع ہیں۔ حدیث پاک کے حوالہ کے طور پر اس میں رموز کا استعمال کیا گیا ہے اور رموز کی تفصیل کتاب کے مقدمہ میں موجود ہے۔ کتاب کی ترتیب حروف تہجی پر ہے اور راوی صحابہ کے نام باعتبار ابجد ہیں۔ سب سے پہلے راوی کا نام

تلاش کریں، نام سامنے آنے کے بعد ان کی روایت کردہ احادیث کو دیکھیں، مطلوبہ حدیث ملنے پر اس کا حوالہ دیکھیں جو کہ کچھ یوں ہوتا ہے: پہلے حدیث پاک کا جز لکھا ہوتا ہے پھر محولہ کتاب کا رمز، اس کے بعد کتاب، پھر بریکٹ میں پہلے باب نمبر پھر حدیث نمبر مثلاً خ فی علامات النبوۃ(المناقب 1:27) عن صدقۃ بن الفضل یعنی بخاری میں علامات نبوت کے بیان میں، کتاب المناقب، باب نمبر27 اور حدیث نمبر1 اور امام بخاری نے صدقۃ بن الفضل سے۔

دوم: متن حدیث کے پہلے لفظ کے ذریعے تخریج

جس حدیث پاک کو تلاش کرنا ہے اگر وہ راوی کے نام کے ذریعے نہ مل سکے یا اس کے راوی کا نام معلوم نہ ہو تو پھر حدیثِ پاک کے الفاظ پر غور کیا جاتا اور حدیث کے پہلے لفظ کے ذریعے تلاش کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ تخریج میں مصادرِ فرعیہ میں سے الف بائی کتب کی مدد لی جاتی ہے اور انہی کے ذریعے پھر مصادرِ اصلیہ تک پہنچا جاتا ہے۔ الف بائی وہ کتب ہیں جن میں احادیثِ مبارکہ حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کی گئی ہیں۔ چنانچہ جس حدیث پاک کی تلاش ہے اگر اس کے ابتدائی الفاظ معلوم ہوں تو کتبِ الف بائیہ کے ذریعے تلاش کرنا کافی آسان ہے۔ چند اہم کتبِ الف کا تعارف ملاحظہ کریں:

جمع الجوامع یا الجامع الکبیر

یہ امام جلال الدین السیوطی الشافعی(متوفیٰ:911ھ) کی مایہ ناز تالیف ہے۔ اس میں 92 کتب کی احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ دار السعادۃ للطباعۃ کے طبعہ جدیدہ کی 24ویں جلد میں ان کتب کے نام بھی دیے گئے ہیں۔ یہ کتاب دو حصوں میں تقسیم ہے:

- احادیث قولیہ یعنی وہ احادیث جو رسولِ کریم ﷺ کے صرف فرمان پر مشتمل ہیں۔
- احادیث غیر قولیہ یعنی وہ تمام احادیث جو کسی نہ کسی سبب سے ارشاد فرمائی گئیں مثلاً کسی سوال کے جواب میں، کسی کے عمل پر، کسی کی بے عملی پر، کسی کے آنے پر یا دیگر کسی بھی سبب سے۔

پہلا حصہ جو کہ احادیثِ قولیہ پر مشتمل ہے اس کی ترتیب حروف تہجی پر ہے جبکہ دوسرے حصے کی ترتیب راویوں کے ناموں کی ترتیب پر ہے۔ حصہ دوم مزید مرفوع، مراسیل اور مسانید النساء میں تقسیم ہے۔ امام سیوطی نے اس کتاب میں جمعِ حدیث کا استیعاب کرنے کی کوشش کی تھی لیکن پھر بھی کثیر احادیث ایسی ہیں جو اس کتاب میں موجود نہیں۔[6]

الجامع الصغیر

یہ بھی امام سیوطی الشافعی ہی کی تالیف ہے جو کہ انہوں نے اپنی کتاب "جمع الجوامع" سے ماخوذ کی ہے۔ اس میں امام موصوف نے زیادہ تر مختصر روایات کو جمع کیا ہے اور اس کی ترتیب بھی حروف تہجی کے مطابق ہے۔[7]

زیادۃ الجامع الصغیر

یہ عظیم کتاب بھی امام سیوطی الشافعی ہی کی کاوش ہے جس میں امام موصوف نے اپنی کتاب الجامع الصغیر پر ذیل کے طور پر اُن احادیث کو جمع کیا ہے جو نہ تو الجامع الکبیر یعنی جمع الجوامع میں ہیں اور نہ ہی الجامع الصغیر میں ہیں۔ البتہ راقم کی تفتیش کے مطابق جمع الجوامع کے جدید نسخوں میں زیادۃ الجامع کی روایات بھی شامل ہیں۔ اس کی ترتیب بھی حروف تہجی پر ہے۔ معلومات کے مطابق یہ کتاب تادمِ تحریر مطبوع نہیں ہے مخطوط ہی کی صورت میں پی ڈی ایف ملتی ہے البتہ امام یوسف بن اسماعیل النبھانی(متوفیٰ:1350ھ) نے اسے اپنی کتاب الفتح الکبیر میں الجامع الصغیر کے ساتھ جمع کر دیا ہے جو کہ مطبوع ہے۔

الجامع الازھر فی حدیث النبی الانور

یہ امام محمد عبد الرؤف مناوی شافعی(متوفیٰ:1031ھ) کی تالیف ہے، امام سیوطی الشافعی نے جمع الجوامع میں اپنے تئیں تمام احادیثِ کریمہ کو جمع کرنے کی سعی فرمائی تھی، علامہ مناوی نے ان کی جمع الجوامع پر زیادات کے طور پر یہ کتاب "الجامع الازھر" تالیف فرمائیں جس میں آپ نے ان احادیث کو جمع کیا جو جمع الجوامع میں امام سیوطی سے رہ گئیں۔ یہ کتاب جمع الجوامع کے ثلث کے برابر ہے۔

جامع الاحادیث

اکثر لوگ اسے امام سیوطی الشافعی کی تصنیف خیال کرتے ہیں حالانکہ یہ ان کی تالیف نہیں بلکہ ماضی قریب محققین عباس احمد اور احمد عبد الجواد کی محنت کا نتیجہ ہے۔ موصوف محققین نے اس کتاب میں امام سیوطی کی "الجامع الکبیر یعنی جمع الجوامع"، "الجامع الصغیر"، "زیادۃ الجامع"، علامہ عبد الرؤف مناوی کی "الجامع الازھر" اور علامہ ادریس العراقی المغربی کی "المستدرک علی الجامع الکبیر" کو جمع کر دیا ہے۔ اس کی ترتیب بھی حروفِ تہجی پر ہے۔[8]

موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف

موسوعہ کسی بھی موضوع پر وسیع مواد کے مجموعہ کو کہا جاتا ہے جب کہ اطراف الحدیث سے مراد احادیث کے مختصر جز ہیں جو مکمل حدیث پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ موسوعۃ عرب محقق الدکتور سعید الزغلول نے مرتب کیا ہے۔ موصوف نے اس میں 150 کتب کے احادیث و آثار کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کیا ہے اور حوالہ میں رموز کا استعمال کیا ہے جن کی تفصیل پہلی جلد میں دے دی ہے۔ اس کتاب میں ایک کمزوری ہے کہ کئی مقامات پر مصادرِ اصلیہ کی بجائے فرعیہ کا حوالہ دے دیتے ہیں البتہ تلاشِ حدیث میں یہ کتاب پھر بھی معاون ہے۔

المقاصد الحسنۃ

المقاصد الحسنہ شمس الدین امام محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی(متوفیٰ:902ھ) کی تالیف ہے۔ امام سخاوی نے حروف تہجی کی ترتیب کے لحاظ سے پہلے حدیث پاک ذکر کی ہے۔ اس کے بعد جس محدث نے اسے اپنی کتاب میں لکھا ہے اس کا نام، راوی کا نام اور اکثر مقامات پر حکم حدیث بھی بیان کیا ہے۔ کل 1356 احادیث کا مجموعہ ہے اور صرف مشہور احادیث کو ہی منتخب کیا ہے۔[9]

کشف الخفاء

یہ امام اسماعیل بن محمد العجلونی(متوفیٰ:1162ھ) کی تالیف ہے جس میں آپ نے المقاصد الحسنہ کی تلخیص کی ہے اور ساتھ ہی دیگر 14 کتب کی روایات کو مختصراً حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کیا ہے لیکن صرف مشہور روایات ہی کا انتخاب کیا ہے۔

سوم: متن حدیث کے کسی ممتاز یا غریب لفظ کے ذریعے تخریج حدیث

حدیث پاک میں کوئی نا کوئی ایسا لفظ ہوتا ہے جو پورے متنِ حدیث میں کچھ ممتاز یا بعض الفاظ بہت کم مستعمل ہوتے ہیں، ان الفاظ کے ذریعے بھی حدیث تلاش کی جا سکتی ہے۔ اس طریقۂ تخریجِ حدیث میں موضوعاتی اشاریہ جات اور لفظی اشاریہ جات کام آتے ہیں۔ دو مشہور اشاریے درج ذیل ہیں:

المعجم المفہرس لألفاظ الحدیث النبوی

"المعجم المفہرس لألفاظ الحدیث النبوی" مستشرقین کی ایک جماعت نے تیار کی ہے جبکہ عرب محقق فؤاد عبد الباقی نے اس کی

نشر و اشاعت میں ساتھ دیا، یہ کتبِ تسعہ یعنی بخاری، مسلم، نسائی، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، موطا امام مالک، سنن دارمی اور مسند احمد بن حنبل کی احادیث کی معجم تیار کی گئی ہے۔ یہ 1936ء سے 1969ء تک کُل 33 سال میں شائع ہوئی ہے جبکہ آٹھویں جلد جو فہرس ہے وہ پہلی جلد کے 50 سال بعد شائع ہوئی ہے۔ کتاب کے ساتھ مقدمہ نہیں البتہ ساتویں جلد کے آغاز میں کچھ تنبیہات ہیں، جو کہ ناکافی ہیں۔ اس کی ترتیب معاجم لغویہ کی طرح ہے، مطلوبہ حدیث تلاش کرنے کے بعد اس کا حوالہ دیا گیا ہے، حوالہ کے لیے کتب کے نام کی جگہ رموز استعمال کیے ہیں جیسا کہ بخاری کے لیے خ، مسلم کے لیے م، ترمذی کے لیے ت، ابو داؤد کے لیے د، نسائی کے لیے ن، ابن ماجہ کے لیے جہ، مؤطا امام مالک کے لیے ط، مسند احمد بن حنبل کے لیے حم اور مسند دارمی کے لیے دی بطور رمز ہے۔ اس میں اگر مسند احمد کی حدیث کا حوالہ ہو تو پہلے رمز یعنی حم لکھا ہو گا، پھر بڑے سائز میں ایک ہندسہ ہو گا جس سے مراد جزء جبکہ چھوٹے سائز کے ہندسے سے مراد صفحہ نمبر ہے۔ یہ جلد اور صفحہ کس مکتبہ کا ہے یہ کتاب کے مصادر میں بیان کیا گیا ہے۔

ملاحظہ

اس کتاب میں کئی مرتبہ حدیث پاک نہیں ملتی یہ اس کا نقص ہے البتہ ایک ہی موضوع پر زیادہ احادیث درکار ہوں تو یہ کافی کارآمد ہے نیز یہ کتاب صرف ایک امدادی آلہ (Helping Tool) کے طور پر معاون ہے، نیز مصادرِ فرعیہ سے احادیث دیکھنے کے بعد مصادرِ اصلیہ میں لازماً تلاش کی جانی چاہیے۔

موسوعۃ المعجم المفہرس لألفاظ الحدیث النبوی الشریف

یہ کتاب عرب محقق شیخ خلیل مامون اور ان کے ساتھ چند دیگر محققین کی محنت کا نتیجہ ہے۔ یہ صحاح ستہ کی احادیث کی موضوعاتی معجم تیار کی گئی ہے جس کی ترتیب حروف تہجی پر ہے۔ جس حدیث پاک کی تلاش ہو اس کے ممتاز الفاظ کو جدا جدا اس میں تلاش کریں تو بہ آسانی حدیث پاک مل جاتی ہے۔ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں اطراف الحدیث نہیں بلکہ ہر ہر حدیث پاک مکمل نقل کی گئی ہے۔ کسی بھی موضوع پر صحاح ستہ سے کثیر احادیث درکار ہوں تو یہ کتاب بہت معاون ہے۔

چہارم: موضوع و مفہوم کے ذریعے تخریج حدیث

اگر مذکرہ طرقِ تخریج سے حدیث پاک نہ ملے یا مذکورہ کتب میسر نہ ہوں تو حدیث کے موضوع و مفہوم کے ذریعے بھی اسے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اس طریقہ تخریج میں کتبِ مُبَوَّبہ کام آتی ہیں یعنی وہ کتب جن میں احادیث کی ابواب بندی کی گئی ہے یا وہ کتب جو خاص کسی ایک موضوع پر جمع کی گئی ہیں۔ موضوع و مفہوم کے اعتبار سے حدیث پاک تلاش کرنا سب سے وسیع ترین طریقہ ہے سب سے پہلے اپنی مطلوبہ حدیث پاک پر غور کرتے ہوئے اسے ایک، دو، تین یا جس قدر ہو سکے موضوعات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جس کے بعد صحاح ستہ اور دیگر کتبِ مبوبہ میں "کتاب الایمان، کتاب الصلاۃ، کتاب الزکاۃ، کتاب الصوم اور کتاب الحج" میں اس حدیث پاک کو تلاش کیا جا سکتا ہے۔ نیز وہ کتب حدیث جو خاص صرف ایمان، توحید، رسالت، نماز، زکوۃ، رمضان اور حج کے موضوع پر مرتب ہیں ان میں بھی اسے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ مصادرِ اصلیہ کی کتب کی ابواب بندی بھی کافی مفصل اور مفید ہے لیکن مصادرِ فرعیہ میں سے کنز العمال کی ابواب بندی بہت زیادہ مفصل ہے اور اس کے ذریعے 92 سے زائد کتبِ حدیث کی روایات تک پہنچا جا سکتا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی نے اگرچہ تخریج کے عمل کو بہت آسان کر دیا ہے لیکن یاد رہے کہ جدید ٹیکنالوجی کبھی بھی فن کا مقام حاصل نہیں کر سکتی۔ فَنّ تخریج مسلسل محنت و مشق سے ہی آتا ہے۔

تخریج میں عمومی اغلاط اور ضروری احتیاطی امور

- کسی کتاب، کالم یا تحریر سے کوئی بات نقل کی اور وہاں لکھا ہوا حوالہ ہی اصل کتاب سے تصدیق کیے بغیر درج کر دیا۔ یہ دیانت کے بھی خلاف ہے اور تحقیق کے بھی۔
- تخریج ہمیشہ قدیم سے قدیم اور معتبر ترین مصادر سے کی جاتی ہے۔
- حوالہ ہمیشہ اسی کتاب کا دیا جاتا ہے جس میں سے خود حدیث پاک دیکھی ہو اور اسکی مکمل تصدیق کی ہو۔
- ایک حدیث پاک کئی کتابوں سے مل رہی ہو تو ہمیشہ اعلیٰ درجے کی کتب کا حوالہ دیں جیسے صحیح بخاری اور ابن ماجہ دونوں میں مل رہی ہے تو صحیح بخاری کو ترجیح دیں گے۔
- کبھی ایسا ہوتا ہے کہ حدیث پاک کسی اور کتاب سے لکھ لی جہاں مثلاً ترمذی کا حوالہ لکھا تھا، اب ترمذی میں اسی حدیث کو سرسری سا دیکھ لیا اور حوالہ درج کر دیا حالانکہ الفاظ کا کچھ نہ کچھ فرق ہوتا ہے جس پر غور نہ کیا۔ یہ بھی بہت بڑی غلطی ہے، مثلاً مشکوۃ المصابیح میں حدیث پاک ہے: وَمن أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّة رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ۔ اب اگر کوئی مشکوۃ کی اس حدیث پاک کو اپنے مقالہ میں شامل کر کے ترمذی کا حوالہ لکھ دے اور ترمذی میں اسی حدیث کو بس سرسری سا دیکھ لے تو بہت بڑی غلطی ہوگی، کیونکہ ترمذی میں "أَحَبَّ" کی جگہ "أَحْيا" کے الفاظ ہیں۔
- جس بات کے متعلق قرآن کی آیت یا حدیث پاک سے بھی واضح رہنمائی ملتی ہو تو قرآن اور حدیث ہی کا حوالہ دینا چاہیے کسی بعد کی کتاب کا نہیں۔
- حوالہ نگاری میں بنیادی اور اساسی نوعیت کے مصادر پر اعتماد کرنا چاہیے۔ موضوع کے لحاظ سے امہات الکتب پر محقق کی نظر ہونی چاہیے۔ موضوع سے متعلق بنیادی مآخذ سے استفادہ کیا جائے۔
- حوالہ جات اصل کتب سے دینے چاہئیں مترجم سے نہیں، البتہ اگر مترجم سے دیں تو ساتھ وضاحت ضرور کریں، یاد رہے کہ ترجمہ اصل کتاب کا نعم البدل نہیں ہوتا۔

نتائج بحث

مذکورہ موضوع کے نتائج درج ذیل نکات کی صورت میں بیان کیے جاسکتے ہیں:

1. علم تخریج ایک مستقل اور نہایت علمی شعبہ ہے۔
2. علم تخریج حدیث ایک ایسا علم ہے جس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے ذریعے نہ صرف ہم صحیح اور ضعیف احادیث کو جانچ سکتے ہیں، بلکہ اسلام کی صحیح تفہیم حاصل کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔
3. تخریج حدیث کے لیے صرف سافٹ ویئرز پر تکیہ کافی نہیں۔
4. تخریج میں مصادرِ اصلیہ ہی کو ترجیح دی جانی چاہیے، البتہ مصادر اصلیہ کے فقدان کی صورت میں مصادرِ فرعیہ سے مدد لی جاسکتی ہے۔
5. تخریج حدیث کے محققین نے چار سے گیارہ تک مختلف طریقے بیان کیے ہیں جن میں سے بنیادی مناہج چار ہیں بقیہ انہی کی شاخیں ہے۔

حوالہ جات وحواشی

1 الطحان، الدکتور محمود، **اصول التخریج ودراسة الاسانید**،(ریاض: مکتبۃ المعارف، 2001ء)، ص7۔

2 احمد بن محمد بن صدیق، **حصول التفریج باصول التخریج**،(بیروت: دارالکتب العلمیۃ،2000ء)، ص31۔

3 مولوی رحمٰن علی، **تذکرہ علمائے ہند**،(کراچی: پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، 1961ء)ص17۔

4 راشد علی، **تحقیق وتدوین کے اصول ومراحل**،(کراچی: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل،2023ء)ص118۔

5 عماد علی جمعہ، الدکتور، **اصول التخریج ودراسة الاسانید المیسرة**،(اردن: دارالنفائس،2004ء)، ص5۔

6 علی بن نایف، الدکتور، **المفصل فی اصول التخریج**،(بیروت: دارالفکر،2016ء)ص160۔

7 ایضاً، ص173۔

8 ایضاً، ص223۔

9 ایضاً، ص229۔